باب۔ ۴۳

گواہی

[وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ وَمَن يَكْتُمْهَا فَإِنَّهُ آثِمٌ قَلْبُهُ،(البقرۃ:۲۸۳)]

[يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِينَ الْوَصِيَّةِ اثْنَانِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنكُمْ أَوْ آخَرَانِ مِنْ غَيْرِكُمْ،(المائدہ:۱۰۶)]

حدیث ۲۴۶۲: جب حضرت عائشہؓ پر تہمت لگائی گئی اور اس بارے میں وحی نہ آئی تو آنحضرتؐ نے مشورے کے لیے حضرت علیؓ اور اسامہؓ کو طلب فرمایا۔ اسامہؓ نے کہا کہ ہم نے تو ان میں ہمیشہ بھلائی ہی دیکھی ہے۔ بریرہؓ نے کہا کہ میں نے ان میں کوئی عیب نہیں پایا۔ وہ تو ایک ایسی کم سن (معصوم) عورت ہیں کہ جو آٹا گوندھ کر سو جاتی ہیں اور بکری آکر اسے کھا جاتی ہے۔ پھر آپؐ نے فرمایا، "کون ہے جو اس شخص سے پوچھے گا جس نے ایسی تہمت لگا کر مجھے اذیت پہنچائی۔ خدا کی قسم! میں تو اپنی بیوی میں بھلائی ہی دیکھتا ہوں"۔ راوی: عبید اللہ بن عبد اللہؓ۔

حدیث ۲۴۶۳: ابن صیاد جس باغ میں رہا کرتا تھا وہاں آنحضورؐ ابن کعب انصاریؓ کے ساتھ پہنچے۔ وہ چپکے چپکے داخل ہو رہے تھے تاکہ معلوم کر سکیں کہ ابن صیاد کیا کہتا ہے۔ جب قریب پہنچے تو وہ کچھ بڑبڑا رہا تھا۔ لیکن اچانک اس کی ماں نے اس کو آواز دی کہ دیکھو! محمدؐ آئے ہیں۔ جس پر ابن صیاد خاموش ہو گیا۔ آپؐ نے فرمایا، "وہ اسے چھوڑ دیتی تو حال معلوم ہو جاتا"۔ راوی: عبد اللہ بن عمرؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۲۷۰)۔

حدیث ۲۴۶۴: رفاعہ القرضیؓ کی بیوی نے نبی مکرمؐ کی خدمت میں پہنچ کر عرض کیا کہ مجھے رفاعہ نے تین طلاقیں دے دیں۔ تو اس کے بعد میں نے عبد الرحمٰن بن زبیرؓ سے نکاح کر لیا لیکن وہ تو نامرد نکلے۔ حضورؐ نے فرمایا "لیکن ایسا نہیں ہو سکتا کہ تم عبد الرحمٰن سے لطف اندوز ہوئے بغیر رفاعہ سے دوسری بار رجوع کر سکو"۔ خالد بن سعیدؓ نے، جو

دروازے پر کھڑے اندر آنے کا انتظار کر رہے تھے، حضرت ابو بکرؓ سے کہا کہ دیکھیں یہ عورت آنحضورؐ سے کس طرح (بے تکلفی) کی باتیں کر رہی ہے! راوی: حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث ۲۴۶۵: میں نے ابواہاب بن عزیزؓ کی بیٹی سے نکاح کیا تو ایک عورت آئی اور کہنے لگی کہ "میں نے عقبہ کو اور اس عورت کو دودھ پلایا ہے"۔ ہم آنحضرتؐ کے پاس پہنچے تو اس بارے میں ارشاد فرمایا، "اب جب کہ دودھ پلانے والی بات سامنے آچکی ہے تو یہ نکاح قائم نہیں رہ سکتا"۔ چناں چہ میں نے اس عورت کو چھوڑ دیا۔ راوی: عقبہ بن حارثؓ۔

حدیث ۲۴۶۶: حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں لوگوں کا مواخذہ وحی کے ذریعے ہوتا تھا۔ اب وحی موقوف ہوگئی ہے اس لیے اب ہم صرف تمھارے ظاہری اعمال پر مواخذہ کریں گے۔ جو شخص اچھا عمل کرے گا تو ہم اسے امن دیں گے اور مقرب بنائیں گے۔ اور جو اچھے عمل نہیں کرے گا اسے امن نہیں دیں گے۔ (تاہم) اس کے باطن کا محاسبہ اللہ تعالیٰ ہی کرے گا۔ راوی: عبداللہ بن عتبہؓ۔

حدیث ۲۴۶۷، ۲۴۶۸: ارشاد نبویؐ ہے کہ، "مسلمان زمین پر اللہ کے گواہ ہیں"۔ راوی: انس بن مالکؓ۔ (حدیث ۲۴۶۸، حضرت عمرؓ نے روایت کی، اور ابوالاسودؓ نے بیان کیا)۔ (دیکھیں حدیث ۱۲۸۱، ۱۲۸۲)۔

حدیث ۲۴۶۹: افلحؓ گھر پہنچے تو مجھ سے ملنے کے لیے اندر آنے کی اجازت مانگی۔ میرے انکار پر انھوں بتایا کہ میں تمھارا رضاعی چچا ہوں کیوں کہ میرے بھائی کی بیوی نے تمھیں دودھ پلایا ہے۔ میں آنحضرتؐ کے پاس پہنچی تو آپؐ نے فرمایا، "افلح سچ کہتا ہے، اسے آنے دو"۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث ۲۴۷۰، ۲۴۷۱: ارشادِ نبویؐ ہے، "نسب سے جو رشتے حرام ہیں وہ رضاعت سے بھی حرام ہیں۔ راویان: ابن عباسؓ اور حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث ۲۴۷۲: نبی کریمؐ نے فرمایا، "رضاعت کا رشتہ صرف اسی صورت میں بنتا ہے جب کہ کم سنی، (یعنی دو سال سے پہلے کی عمر میں) میں دودھ پیا جائے"۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث ۲۴۷۳: فتح مکہ کے موقع پر ایک عورت نے چوری کی تو آنحضرتؐ کے حکم سے اس کا ہاتھ کاٹ ڈالا گیا۔ اس نے توبہ بھی کرلی۔ بعد میں اس کی شادی بھی ہوگئی۔ وہ مجھ سے ملنے آیا کرتی تھی۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث ۲۴۷۴: آنحضرتؐ نے غیر شادی شدہ آدمی جو زنا کا مرتکب ہوا تھا اسے ۱۰۰ کوڑے مارنے اور ایک سال تک جلاوطنی کی سزا کا حکم فرمایا۔ راوی: زید بن خالدؓ۔

حدیث ۲۴۷۵: میری ماں نے میرے والد سے کہا کہ وہ میرے لیے کچھ ہبہ کر دیں۔ مگر اس بات کے لیے وہ آنحضورؐ کو گواہ بنانا چاہتی تھیں۔ چناں چہ انھوں نے مجھے ساتھ لیا اور نبی مکرمؐ کے پاس پہنچ کر اپنا مدعا بیان کیا۔ آپؐ نے دریافت فرمایا کہ کیا تمھاری کوئی اور بھی اولاد ہے۔ جواب دیا، ہاں ہے۔ حضورؐ نے فرمایا، "تو پھر مجھے ظلم پر گواہ نہ بناؤ"۔ (یعنی اولاد کے درمیان بے عدلی ظلم ہے)۔ راوی: نعمان بن بشیرؓ۔ (دیکھیں حدیث ۲۴۱۶، ۲۴۱۷)۔

حدیث ۲۴۷۶، ۲۴۷۷: رسول کریمؐ کا فرمانا ہے کہ تم میں بہتر وہ لوگ ہیں جو میرے زمانے میں ہیں۔ پھر وہ لوگ جو ان کے بعد آئیں گے۔ اور پھر اس کے بعد والے۔۔۔ مجھے یہ یاد نہیں رہا کہ آپؐ نے صرف دو نسل کے لیے فرمایا تھا یا تین نسل کے لیے، لیکن فرمایا، "تمھارے بعد ایسی قوم پیدا ہو گی جو خیانت کرے گی۔ اس میں امانت نہیں ہو گی۔ وہ گواہی دیں گے جب کہ انھیں گواہ نہ بنایا جائے گا۔ وہ نذر مانیں گے لیکن اسے پوری نہیں کریں گے۔ ان میں موٹاپا ظاہر ہو جائے گا"۔ راویان: عمران بن حصینؓ اور عبد اللہ بن مسعودؓ۔

حدیث ۲۴۷۸، ۲۴۷۹: گناہ کبیرہ سے متعلق آنحضورؐ سے سوال کیا گیا تو آپؐ نے فرمایا، "شرک کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا، قتل کرنا اور جھوٹی گواہی دینا، کبائر میں سے ہیں"۔ راویان: انسؓ، عبد الرحمٰن بن ابی بکرہؓ۔

حدیث ۲۴۸۰: ایک شخص مسجد میں قرآن پڑھ رہا تھا۔ اسے سن کر نبی کریمؐ نے فرمایا، اس نے مجھے فلاں سورت کی یاد دلا دی۔۔۔ ایک بار عبادؓ مسجد میں قرآن پڑھ رہے تھے۔ انھیں سن کر آپؐ نے فرمایا، "عباد کی کیا آواز ہے"! اور انھیں دعا دی۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔

حدیث ۲۴۸۱: رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ جب بلالؓ (رمضان میں مغرب کی) اذان دیں تو کھاتے پیتے رہو، اُس وقت تک جب تک کہ فجر کی اذان کے لیے ابن مکتومؓ کھڑے نہ ہو جائیں۔

راوی: عبد اللہ بن عمرؓ۔ (دیکھیں حدیث ۵۸۸ اور حدیث ۱۸۰۰)۔

حدیث ۲۴۸۲: (آپؐ کی طرف سے مخرمہؓ کو عبا): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۲۴۲۸۔ راوی: مسور بن مخرمہؓ۔

حدیث ۲۴۸۳: ارشادِ نبیؐ ہے کہ عورتوں کی عقل کا یہی نقصان ہے کہ ان کی گواہی مرد کے نصف کے برابر ہے۔ راوی: ابو سعید خدریؓ۔

حدیث ۲۴۸۴، ۲۴۸۵: (رضاعی مرد عورت کا نکاح درست نہیں): یہ مکرر احادیث ہیں۔ دیکھیں حدیث ۲۴۶۵۔ عقبہ بن حارثؓ۔

حدیث ۲۴۸۶: (یہ ایک طویل حدیث ہے، جس کا حاصل یہ ہے کہ): ایک منافق عبداللہ بن ابی بن سلول نے حضرتہ عائشہؓ پر ایک نہایت نازیبا تہمت لگائی۔ جس پر آپؐ کو کافی عرصے غم اور اذیت کا سامنا رہا۔ نبی کریمؐ بھی اس بارے میں سخت پریشان رہے۔ آپؐ نے مشورے کے لیے حضرت علیؓ اور اسامہؓ کو طلب فرمایا۔ اسامہؓ نے کہا کہ ہم نے تو ان میں ہمیشہ بھلائی ہی دیکھی ہے۔ حضرت علیؓ سے پوچھا تو انھوں نے مشورہ دیا کہ بریرہؓ ان کے بہت قریب رہی ہے اور وہ ایک جہاندیدہ عورت بھی ہے۔ چناں چہ ان سے پوچھا گیا تو انھوں نے کہا کہ وہ تو اتنی کم سن اور ایسی معصوم ہیں کہ وہ آٹا گوندھ کر سو جاتی ہیں اور بکری آکر اسے کھا جاتی ہے۔ تاہم آنحضرتؐ، اللہ کے حکم کا انتظار فرماتے رہے۔ بالآخر، حضرتہ عائشہؓ کی پاکدامنی کے بارے میں وحی آئی، إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنكُمْ لَا تَحْسَبُوهُ شَرًّا لَّكُم بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ، [یعنی جو لوگ یہ بہتان گھڑ لائے ہیں وہ تمھارے اندر کا ہی ایک ٹولہ ہیں، اس واقعے کو اپنے لیے شر نہ سمجھو بلکہ اس میں تمھارے لیے خیر ہی ہے، (النور: ۱۱)]۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۲۴۶۲)۔

حدیث ۲۴۸۷، ۲۴۸۸: نبی مکرمؐ نے ایک شخص کو جب کسی کی تعریف میں مبالغہ کرتے سنا تو آپؐ نے فرمایا، تم نے اس شخص کو ہلاک کر ڈالا، کیوں کہ بے عیب ذات تو صرف اللہ تعالیٰ کی ہے۔ راویان: عبدالرحمٰن بن ابی بکرہؓ اور ابو موسیٰؓ۔

حدیث ۲۴۸۹: جب جنگ اُحد ہو رہی تھی اس وقت میں ۱۴ سال کا تھا۔ میں رسول معظمؐ کے سامنے پیش ہوا تو آپؐ نے جنگ میں شرکت کی اجازت نہ دی۔ اگلے سال خندق کے لیے آنحضرتؐ کے سامنے پیش ہوا تو مجھے لشکر میں شمولیت کی اجازت مل گئی۔۔۔ نافعؒ کہتے ہیں کہ اس بات کا تذکرہ میں نے حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے سامنے کیا تو انھوں نے کہا یہ (۱۴ اور ۱۵ سال کی عمر) نابالغ اور بالغ کے درمیان حد ہے۔ راوی: ابن عمرؓ۔

حدیث ۲۴۹۰: ارشاد نبیؐ ہے کہ جمعہ کے روز غسل کرنا ہر مسلمان بالغ پر واجب ہے۔ راوی: ابو سعید خدریؓ۔ (دیکھیں حدیث حدیث ۸۱۴، ۸۳۱ تا ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۵۰، ۸۵۴، ۸۷۱)۔

حدیث ۲۴۹۱: رسول اکرمؐ کا فرمانا ہے کہ جس نے جھوٹی قسم کھائی تا کہ اس کے ذریعے دوسرے کا مال ہضم کر سکے تو اللہ سے اِس حال میں ملے گا کہ وہ اُس پر ناراض ہو گا۔ اس بارے میں اللہ کی طرف سے وحی بھی آئی کہ، إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا أُولَـٰئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ وَلَا يَنظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ، [یعنی بے شک جو لوگ خدا کے عہد کو اور اپنی قسموں کو بیچ کر تھوڑی سی قیمت حاصل کرتے ہیں یہ لوگ وہ ہیں جن کو آخرت میں کچھ حصہ نہیں، نہ قیامت کے دن خدا ان سے بات کرے گا اور نہ ان کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھے گا، اور نہ ہی ان کو پاک کرے گا، اور اِن ہی کے لیے دردناک عذاب ہے، (آل عمران: ۷۷)]۔ راوی: عبداللہ بن مسعودؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۹۶۰، ۲۲۰۳، اور ۲۲۵۷)۔

حدیث ۲۴۹۲: ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ نبی اکرمؐ نے مدعاعلیہ کو قسم کھانے کا حکم دیا ہے۔ راوی: ابن ابی ملیکہؒ۔

حدیث ۲۴۹۳: (جھوٹی قسم کھانا بڑا گناہ ہے): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں اوپر کی حدیث ۲۴۹۱۔ راوی: ابووائلؓ۔

حدیث ۲۴۹۴: ہلال بن امیہ نے اپنی بیوی پر زنا کی تہمت لگائی۔ جب رسول مکرمؐ کے سامنے اسے بیان کیا تو حضورؐ نے فرمایا، تیرے پاس کوئی گواہ ہے، ورنہ تیری پیٹھ پر کوڑے لگیں گے۔ ہلال نے کہا اس کا گواہ میں کیسے تلاش کر سکوں گا؟ آپؐ نے پھر فرمایا، گواہ لے کر آ، ورنہ تجھے کوڑے پڑیں گے۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث ۲۴۹۵: ارشاد نبویؐ ہے کہ اللہ تعالیٰ تین آدمیوں سے (بروز قیامت) نہ گفتگو کرے گا، نہ ہی ان کی طرف دیکھے گا اور نہ ہی انھیں پاک کرے گا۔ اور ان کے لیے دردناک عذاب ہو گا۔ (۱) جس شخص کے پاس راستے میں ضرورت سے زائد پانی ہو اور وہ مسافروں کو نہ پلائے۔ (۲) جو دنیا کی خاطر بیعت کرے۔ (۳) وہ شخص جو نماز عصر کے بعد جھوٹی قسم کھا کر کسی سامان کا مول تول کرے اور خریدار اسے خرید لے۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۲۴۹۶: (جھوٹی قسم کھانا بڑا گناہ ہے): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۲۴۹۱۔ راوی: ابن مسعودؓ۔

حدیث ۲۴۹۷: آنحضرتؐ نے لوگوں سے قسم کھانے کو کہا۔ اس پر ہر شخص نے جلدی دکھائی۔ آپؐ نے فرمایا اس بات کے لیے قرعہ اندازی کر لو۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث۲۴۹۸، ۲۴۹۹: (جھوٹی قسم کھانا بڑا گناہ ہے): یہ مکرر احادیث ہیں۔ دیکھیں حدیث ۲۴۹۱۔ راویان: عبداللہ بن ابی اوفیؓ اور عبداللہ بن مسعودؓ۔

حدیث۲۵۰۰: ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اسلام کے بارے میں دریافت کرنے لگا کہ مجھ پر کیا کچھ فرض ہے؟ آپؐ نے فرمایا، "پانچ وقت کی نماز پڑھو،، رمضان کے روزے رکھو، اور زکاۃ دو"۔ اس نے پوچھا کہ کیا اس کے علاوہ بھی مجھ پر کچھ فرض ہے۔ حضورؐ نے فرمایا کہ، نہیں مگر یہ کہ تو نفل نماز پڑھے، نفل روزے رکھے، اور نفلی صدقہ دے۔ اس نے کہا، میں نہ اس میں زیادتی کروں گا اور نہ ہی کوئی کمی۔ آنحضرتؐ نے فرمایا، "یہ شخص کامیاب رہا، اگر سچا ہے"۔ راوی: طلحہ بن عبید اللہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۶۴ اور حدیث ۱۷۷۳)۔

حدیث۲۵۰۱: ارشاد نبیؐ ہے کہ جو شخص قسم کھائے تو اللہ کی قسم کھائے، یا خاموش رہے۔ راوی: ابن عمرؓ۔

حدیث۲۵۰۲: رسول کریمؐ نے فرمایا، تم میرے پاس مقدمہ لاتے ہو لیکن شاید تم میں سے کوئی دلیل پیش کرنے میں دوسرے سے تیز ہو اور میں اُس کے کہنے پر کسی کو کچھ دلا دوں تو دراصل وہ آگ کا ٹکڑا ہے۔ تم اسے نہ لو۔ راوی: حضرت ام سلمہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۲۲۹۶)۔

حدیث۲۵۰۳: (ابتداے اسلام کے دور میں) ابوسفیان سے ہرقل نے پوچھا کہ وہ (محمدؐ) تمھیں کس بات کا حکم دیتا ہے؟ انھوں نے جواب دیا، وہ (محمدؐ) نماز، سچائی، پاک دامنی، ایفائے عہد، اور امانتوں کی ادائیگی کا حکم دیتا ہے۔ ہرقل نے کہا، یہ تو نبی کی صفت ہے۔ راوی: عبداللہ بن عباسؓ۔

حدیث۲۵۰۴: آنحضرتؐ کا فرمانا ہے کہ، منافق کی تین نشانیاں ہیں۔ ۱) جب گفتگو کرے تو جھوٹ بولے۔ ۲) جب اسے امانت دی جائے تو اس میں خیانت کرے۔ ۳) جب وعدہ کرے تو خلاف کرے۔ راوی: ابوہریرہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۲۲۹۷)۔

حدیث۲۵۰۵: حضرت ابوبکرؓ کے پاس (ان کے دور میں) علاء بن حضرمیؓ کے پاس سے کچھ مال آیا تو آپ نے لوگوں سے کہا کہ اگر نبی کریمؐ کا قرض کسی کو ادا ہونا ہو یا آپؐ نے کسی سے کوئی وعدہ کیا ہو تو وہ میرے پاس آئے۔ میں اُن کے پاس پہنچا اور عرض کیا، رسول اکرمؐ نے مجھ سے کہا تھا کہ اتنا دیں گے، اور میں نے تین بار اپنے ہاتھ پھیلائے۔ اس پر حضرت ابوبکرؓ نے پانچ سو، پانچ سو، اور پھر پانچ سو اشرفیاں گن کر دیں۔ راوی: جابر بن عبداللہؓ۔

حدیث ۲۵۰۶: مجھ سے حیرہ کے ایک یہودی نے پوچھا کہ حضرت موسیٰؑ نے دو مدتوں میں سے کون سی مدت پوری کی؟ میں ابن عباسؓ کے پاس پہنچا اور ان سے اس کا جواب چاہا تو آپ نے فرمایا، جو مدت زیادہ اور عمدہ تھی وہ پوری کی، اس لیے کہ رسول جو بات کہتے ہیں وہ پوری کرتے ہیں۔ راوی: سعید بن جبیرؒ۔

حدیث ۲۵۰۷: میں نے لوگوں سے خطاب کیا کہ۔۔۔ اے مسلمانو! تم ان اہلِ کتاب سے اپنے قرآن کے بارے میں کیوں پوچھتے ہو؟ تمھاری کتاب تو وہ ہے جو نبی کریمؐ پر اتری ہے۔ تم اس میں اللہ کی بتائی ہوئی ہر نئی خبر پڑھتے ہو۔ اس میں کوئی آمیزش نہیں۔۔۔ (اسی قرآن) میں اللہ نے ہی بتا دیا ہے کہ اِن لوگوں نے تو دنیاوی فائدے کے لیے ان کے پاس بھیجی ہوئی کتاب میں اپنے ہاتھوں سے تبدیلی کر دی ہے۔۔۔ اور پھر میں نے تو کبھی یہ نہیں دیکھا کہ اہل کتاب ہمارے قرآن کے بارے میں تم سے کچھ پوچھتے ہوں!

راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث ۲۵۰۸: (اللہ کے حدود میں نرمی برتنے والے اور اس میں مبتلا ہونے والوں کی مثال اس قوم کی ہے جس نے ایک کشتی میں قرعہ اندازی کی): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۲۳۳۱۔ راوی: نعمان بن بشیرؓ۔

حدیث ۲۵۰۹: امّ علاءؓ نے رسول اکرمؐ سے بیعت کی تھی۔ انھوں نے بیان کیا کہ جب انصار نے مہاجرین کے رہنے کے لیے قرعہ اندازی کی تو عثمان بن معظونؓ ہمارے حصے میں آئے۔ وہ اچانک بیمار ہوئے اور وفات پا گئے۔ آنحضرتؐ تشریف لائے اور فرمایا کہ "میں رسول ہوں لیکن میں نہیں جانتا کہ عثمان کے ساتھ کیا ہو گا"۔۔۔ تاہم ان کے لیے دعا کرتے ہوئے آپؐ نے فرمایا کہ "میں عثمان کے لیے بھلائی کا امیدوار ہوں"۔ بعد میں امّ علاء نے بتایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ عثمانؓ کے لیے ایک چشمہ بہہ رہا ہے۔ یہ بات میں نے حضورؐ کی خدمت میں پہنچ کر بتائی، تو آپؐ نے فرمایا، "یہ اُس کا عمل ہے"۔ راوی: خارجہ بن زید انصاریؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۱۶۸)۔

حدیث ۲۵۱۰: (حضرت سودہؓ کا اپنی باری حضرتہ عائشہؓ کو دے دینا): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۲۴۲۳۔

راوی: حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث ۲۵۱۱: ارشاد نبویؐ ہے، "اگر لوگ یہ جانتے کہ اذان اور پہلی صف میں کیا ثواب ہے، تو پھر اس کو بغیر قرعہ اندازی کے نہ پاتے"۔۔۔ اس کے علاوہ آپؐ نے فرمایا کہ اگر لوگوں کو یہ معلوم ہوتا کہ عشاء اور فجر کی نمازوں کی جماعت میں کیا ثواب ہے، تو پھر وہ اس میں ضرور شریک ہوتے اگرچہ اس کے لیے انھیں گھٹنوں کے بل آنا پڑتا۔

راوی: ابو ہریرہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۵۸٦۱، حدیث ٦۲۱ اور حدیث ٦۸۳)۔